



## سوال

(100) بیوی کی والدہ سے زنا کی وجہ سے نکاح کا ٹوٹنا؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بعدہ عورت کی حقیقی والدہ سے وہ زنا کرٹھا اب جبکہ عورت مذکورہ منکوحہ سے دخول نہیں کیا۔ تو کیا دونوں میں سے کسی کو نکاح کے اندر رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر عورت مذکورہ منکوحہ دخول کرچکا ہے تو اس صورت میں اپنی ساس سے زنا کرنا کے بعد عورت منکوحہ مذکورہ کو حلال سمجھ کر رکھ سکتا ہے یا وہ اس حرام ہو جائے گی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عند الحنفیہ چون کہ زنا اور حرام کاری سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے اس لئے اس کی منکوحہ اس پر حرام ہو گئی اور وہ اپنی ساس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ ساس سے تو اس لئے نکاح نہیں کر سکتا کہ وہ منکوحہ کی ماں ہے اور قرآن کریم میں ارشاد ہے: **وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ (سورة النساء: 123)**

اور بیوی منکوحہ اس لئے حرام ہو گئی کہ وہ اس کی موطوہ کی بیٹی ہے یعنی: اب وہ اس کی ربیبہ ہو گئی اور قرآن میں ارشاد ہے: **وَرَبَا نِسَائِكُمُ اللَّائِي فِي حُجْرِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ اللَّائِي وَغُلْمٌ مِّنْ (سورة النساء: 23)** اور امام شافعی و مالک کے نزدیک حرمت مصاہرت صرف نکاح یا شبہ نکاح سے ثابت ہوتی ہے اور زنا سے نہیں ثابت ہوتی پس حرام (زنا) سے حلال چیز حرام نہیں ہوگی۔ امام مالک فرماتے ہیں: **(فَأَمَّا الرِّبِّيَّةُ فَإِنَّهَا لَا تُحْرَمُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ) لَذَلِكَ أَنَّهَا كَانَتْ مُتَزَوِّجًا بِإِبْنَتِ فَرْزِيِّ بِالْأُمِّ أَوْ عَمَّتَيْهِ لَا تُحْرَمُ عَلَيْهِ زَوْجَتُهُ لِأَنَّ النِّحْرَامَ لَا يُحْرَمُ النِّحْلَانِ**

**وَقَدْ رَوَى الذَّارِقُطْنِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ زَفَاهُ: «لَا تُحْرَمُ النِّحْرَامُ النِّحْلَانِ» لِكَيْفَمَا ضَعِيفًا لَشَدِيدًا لِأَنَّهُ يُنْتَأَسُ بِهِمَا (لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: وَحُرْمَتُ عَلَيَّكُمْ (أُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ فَأَمَّا حُرْمَ نَاكَانَ تَزْوِجًا وَلَمْ يَذْكَرْ تَحْرِيمَ الرِّبِّيِّ) وَالنِّكَاحُ شَرًّا لِمَا يُطْلَقُ عَلَيَّ وَطَاءِ الْمُعْتَقِ وَعَلَيْنَا، لَا عَلَيَّ مُجْرِدًا وَطَاءِ**

**(فَكُلُّ تَزْوِجٍ كَانَ عَلَيَّ وَجِبَ النِّحْلَانِ يُصِيبُ صَاحِبَهُ امْرَأَتَهُ فَوَيْحُ الرِّبِّيِّ التَّزْوِجُ النِّحْلَانِ) فَيُتَّبَعُ بِهِ التَّحْرِيمُ، وَكُلُّ نَاكَانَ فَحَصُّ زَوْجِيٍّ لَا يُحْرَمُ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَزَوِّجٍ التَّزْوِجِ (كذا وشرح للزرقاتی كتاب النكاح باب ما لا يجوز من نكاح الرجل أم امرأته ص 362 (2) شرح الزرقانی 141/3)**

ہمارے نزدیک صحیح دوسرا قول ہے: **اخرج البيهقي السنن الكبرى عن عائشة رضي الله عنها قالت: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يتبع المرأة حراماً أبيضاً أبيضاً، أو يتبع الابنة حراماً أبيضاً أبيضاً؟ قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا يُحْرَمُ النِّحْرَامُ النِّحْلَانِ، إِنَّمَا يُحْرَمُ نَاكَانَ يَنْكَاحُ حَلَالٍ (محلے شرح موطا) پس صورت مسؤلہ میں ساس سے زنا کرنے والے پر اس کی منکوحہ حرام نہیں ہوتی وہ بدستور سابق بیوی بنا کر رکھ سکتا ہے۔**



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوى شيخ الحديث مباركپوری

جلد نمبر 2 - کتاب النکاح

صفحہ نمبر 222

محدث فتویٰ